ایاتہا ۱۴ ۔ سورۃ الصف مدنیۃ ۶۱ ۔ رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ
تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ
لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹

"اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، بڑا دانا ہے۔ اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔ پس جب

انہوں نے کجروی اختیار کی تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد، اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔ پس جب وہ (احمد) آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹے بہتان باندھتا ہے حالانکہ اسے بلایا جا رہا ہے اسلام کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے۔ لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا خواہ سخت ناپسند کریں اس کو کافر۔ وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کر دے اسے سب دینوں پر خواہ سخت ناپسند کریں اس کو مشرک''۔

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں نے کہا: اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب عمل کو جانتے، تو ہم یقیناً وہ کرتے۔ سو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمل کے بارے مطلع کیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝ (بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں) تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ (اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے: قسم بخدا! اگر ہم جانتے ہوتے ایسے عمل کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ تو اس کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک پسندیدہ عمل پر ان کی راہنمائی فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے اگر ہم جانتے ہوتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اس کے بارے مذکورہ آیات بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝ تک نازل ہوئیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیات کے بارے میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیات انصار کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان میں سے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک مجلس میں کہا: اگر ہم جان لیتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو یقیناً ہم وہ عمل کرتے یہاں تک کہ ہمیں موت آجاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں کے بارے میں یہ قرآن نازل فرمایا۔ تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف رہوں گا یہاں تک کہ میں مرجاؤں۔ بالآخر انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

حضرت مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت انصار کی ایک جماعت کے بارے نازل ہوئی۔ ان میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان لوگوں نے ایک مجلس میں کہا: اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے تو ہم اس کے مطابق ضرور عمل کرتے یہاں تک کہ ہمیں موت آجاتی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں مسلسل قیدی رہوں گا، یہاں تک کہ میں شہادت کی موت مروں گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مومنین نے کہا: اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل جانتے تو ہم یقیناً اس پر عمل کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک پسندیدہ عمل سے انہیں آگاہ کیا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا اور ان کے لیے وضاحت فرمائی۔ پھر غزوۂ احد کے دن انہیں اس سے آزمایا گیا اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے کہا: اگر ہمیں کسی شے (کام) کا حکم دیا گیا تو اسے ضرور کریں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ فرمایا مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک آدمی کہہ رہا تھا: میں نے قتال کیا اور میں نے یہ یہ کیا حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بارے میں شدید ترین نصیحت فرمائی۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سریہ بھیجتے تھے اور جب وہ لوٹ کر آتے تو وہ بڑھا چڑھا کر بیان کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم نے اس طرح جنگ لڑی اور ہم نے اس اس طرح کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک القاص مقت (بغض اور نفرت) میں غور وفکر کرنے لگا۔ تو اسے کہا گیا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دیکھا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝ چاہے وہ آدمی جو اپنی تعریف کرتا رہتا ہے اور کہتا رہتا ہے: میں نے اس اس طرح نیکی اور خیر کا کام کیا ہے۔ یا پھر وہ آدمی ہو جو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ حالانکہ اس میں کوتاہی اور غفلت ہوتی ہے۔ تو فرمایا: ایسے دونوں آدمی ممقوت (مبغوض اور قابل نفرت) ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو خالد والبی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے کہا: کیا آپ ہمیں حدیث بیان نہیں فرمائیں گے، ہم تو آپ کے پاس اسی لیے بیٹھے ہوئے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 96، دار احیاء التراث العربی بیروت

ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھے یہ حکم دے رہے ہو کہ میں وہ کہوں جو میں کرتا نہیں۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی مضبوط اور پختہ دیوار جو زائل نہ ہو، ٹیڑھی نہ ہو اور اس کے بعض حصے بعض کے ساتھ ملصق اور مضبوط جڑے ہوئے ہوں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا الآیہ کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم عمارت والے کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ قطعاً نہیں پسند کرتا کہ اس کی دیوار میں کوئی اختلاف یا ٹیڑھا پن موجود ہو۔ تو اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی پسند نہیں فرماتا کہ اس کے حکم اور معاملہ میں اختلاف یا کوئی عیب ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے ان کی جنگوں کا جو طریقہ کار بیان فرمایا وہی ان کے لیے نماز میں طریقہ بیان فرمایا۔ پس تم پر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل لازم اور ضروری ہے۔ کیونکہ یہ اس کے لیے حفاظت اور ذریعہ نجات ہے جس نے اسے اپنا لیا۔

امام ابن مردویہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے کندھوں اور ہمارے سینوں کو چھوتے تھے اور فرماتے تھے: ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ تم کندھوں کے ساتھ کندھے اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز میں وہی پسند کرتا ہے جو جنگ میں پسند فرماتا ہے، یعنی صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝۔

امام احمد، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی اپنی شان قدرت کے مطابق تبسم کناں ہوتا ہے۔ ایک اس قوم پر جب کہ وہ نماز کے لیے صف بستہ کھڑے ہوں اور دوسرا اس قوم پر جب کہ وہ مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے میدان میں صفیں باندھے کھڑے ہوں اور تیسرا وہ آدمی جو وسط رات میں نماز کے لیے اٹھتا ہے۔ (1)

ارشاد گرامی وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ الآیہ اس کے بارے امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بلاشبہ میں ام الکتاب (لوح محفوظ) میں عبداللہ (اللہ تعالیٰ کا بندہ) اور خاتم النبیین تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے۔ میں اس کی تاویل کے بارے تمہیں آگاہ کروں گا۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ میں وہ بشارت اور خوشخبری ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی اور میں اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور خارج ہوا جس نے ان کے لیے شام کے محلات روشن کر دیئے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شاہ حبشہ نجاشی کی طرف جائیں۔ تو اس نے کہا: مجھے سجدہ کرنے

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 80، دار صادر بیروت

سے تجھے کس شے نے روکا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتے۔ پھر اس نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول مبعوث فرمایا ہے اور یہ وہی رسول معظم ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اس طرح دی ہے۔ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔ پس اس رسول مکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

امام مالک، بخاری، مسلم، دارمی، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میرے پانچ اسماء ہیں: میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں، میں وہ حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں پر اٹھایا جائے گا۔ میں وہ ماحی ہوں کہ میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں عاقب ہوں یعنی وہ آخر میں آنے والا جس کے بعد اور کوئی نبی نہیں (آئے گا)۔(1)

امام طیالسی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی مکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر (مردوں کو اٹھانے والا) ہوں، میں نبی التوبہ (در توبہ کھولنے والا نبی ﷺ) ہوں اور میں نبی الملحمہ (جنگ کا پیغامبر نبی) ہوں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا فرمایا گیا جو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رعب و جلال کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی گئی، میرا نام احمد ﷺ رکھا گیا، میرے لیے زمین کی مٹی پاکیزہ بنا دی گئی اور میری امت کو خیر الامم بنایا گیا۔ ''قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ، سُمِّیْتُ اَحْمَدَ وَجُعِلَ لِیْ تُرَابُ الْاَرْضِ طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ اُمَّتِیْ خَیْرَ الْاُمَمِ''۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ کے مفہوم میں انہوں نے کہا: کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ روشن نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے اور یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ کے تحت فرمایا: کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنی زبانوں کے ساتھ بجھا دیں۔

امام عبد بن حمید نے مسروق سے بیان کیا ہے کہ وہ سورۃ المائدہ، سورۃ الصف اور سورۂ یونس میں ''ساحر'' پڑھتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے هٰذَا سِحْرٌ میں سِحْرٌ کو بغیر الف کے۔ اور وَاللّٰهُ مُتِمٌّ نُوْرَهٖ میں مُتِمٌّ کو تنوین کے ساتھ اور نُوْرَهٖ کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑩
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فی اسماءہ ﷺ، جلد 16-15، صفحہ 86، دار الکتب العلمیہ بیروت

اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ
يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ
عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ
قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ
كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

''اے ایمان والو! کیا میں آگاہ کروں تمہیں ایسی تجارت پر جو بچالے تمہیں دردناک عذاب سے۔ (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے۔ یہی طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ بخش دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو اور داخل کرے گا تمہیں باغات میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور پاکیزہ مکانوں میں جو سدا بہار باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک اور چیز جو تمہیں بڑی پسند ہے (وہ بھی ملے گی) یعنی اللہ کی جناب سے نصرت اور فتح جو بالکل قریب ہے، اور (اے حبیب!) مومنوں کو (یہ) بشارت سنا دیجئے: اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جس طرح کہا تھا عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف بلانے میں؟ حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس ایمان لے آیا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا دوسرے گروہ نے پھر ہم نے مدد کی ان کی جو ایمان لائے دشمنوں کے مقابلہ میں بالآخر وہی غالب رہے''۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ الآیہ کے تحت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، تو مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم جانتے یہ تجارت کیا ہے؟ تو ہم بالیقین اپنے مالوں اور گھر والوں کو اس میں لگا دیتے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تجارت کی وضاحت فرمائی اور ارشاد فرمایا: تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ۔

امام عبد بن حمید نے اسی آیت کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے بیان نہ فرماتا اور اس پر راہنمائی نہ فرماتا تو لوگ افسوس کرتے رہتے کہ کاش! وہ اس کے بارے جانتے ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ اس کا

مطالبہ اور فریاد کرنے لگتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الآیہ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے تُنْجِیْكُمْ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

رہا ارشاد گرامی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ تو امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے انصار اللہ کو اضافت کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید، عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کے ضمن میں فرمایا: بحمد اللہ ایسا ہوا کہ ستر افراد آئے اور انہوں نے عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔ پس انہوں نے آپ کی مدد کی اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کر دیا اور ان کے سوا کسی بھی قبیلے کو آسمان سے ایسے نام کے ساتھ نہیں پکارا گیا جو اس سے قبل ان کے لیے نہ ہو۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ان میں سے کسی نے کہا: کیا تم جانتے ہو تم کس شے پر اس آدمی کی بیعت کر رہے ہو۔ غور سے سنو بے شک تم پورے عرب سے جنگ کرنے پر اس آدمی کی بیعت کر رہے ہو، یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ اور ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کسی آدمی نے عرض کی: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنے رب کے لیے اور اپنی ذات کے لیے جو چاہیں شرط لگا لیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تو یہ شرط عائد کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور اپنے لیے یہ شرط رکھتا ہوں کہ تم میری ہر اس شے سے حفاظت کرو گے جس سے تم اپنی ذاتوں اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو تو انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہم ایسا کریں گے تو ہمارے لیے کیا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے دنیا میں مدد اور نصرت ہے اور آخرت میں جنت ہے۔ پس انہوں نے اسے قبول کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں جزا عطا فرما دی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام کے تمام حواری قریش میں سے تھے یعنی حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت جعفر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت زبیر بن عوام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (1)

امام ابن اسحاق اور ابن سعد رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ جماعت جو عقبہ کے پاس آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی، آپ نے اسے فرمایا: اپنے میں سے بارہ افراد میری طرف بھیجو۔ وہ اپنی قوم پر کفیل ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے حواری ان کے کفیل تھے۔ (2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن لبید رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نقیبوں سے فرمایا: تم اپنی قوم پر اسی طرح کفیل ہو، جیسا کہ حواری حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے کفیل تھے اور میں اپنی قوم کا کفیل ہوں۔ تو انہوں نے عرض کی: بے شک، جی ہاں۔ (3)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 307، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ طبقات ابن سعد، جلد 3، صفحہ 602، دار صادر بیروت 3۔ ایضاً

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ کے تحت فرمایا: کون اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں میری اتباع کرے گا؟ اور فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ۠ کے بارے فرمایا: پس وہی غالب رہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اس کی قوم میں سے ایمان لائے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر ہم نے انہیں قوی اور طاقتور بنادیا جو ایمان لائے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ۠ کے بارے فرمایا: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے، ان کی حجت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تصدیق سے غالب ہوگئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا کہ آپ نے فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے تحت فرمایا کہ ہم نے ان کی مدد فرمائی جو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے۔ پس آج وہ غالب ہوگئے۔ واللہ اعلم۔